اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

یوم شنبہ

کتبہ محمد اسمٰعیل کاتب

جلد ۲	۲۶ احسان ۱۳۲۷ ہش	۱۶ شعبان ۱۳۶۷ ہجری	۲۶ جون ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۴۳

شیخ عبداللہ کی حکومت کشمیر کمیشن کو خوش آمدید کہنے کیلئے تیار نہیں

نئی دہلی ۲۵ رجون - کہا جاتا ہے - کہ حکومت کشمیر کے وزیر اعظم شیخ عبداللہ نے حکومت ہندوستان کو مطلع کیا ہے - کہ حکومت کشمیر اتحادی اقوام کے کشمیر کمیشن کو خوش آمدید کہنے کے لئے تیار نہیں ہے - کیونکہ اگر کمیشن ریاستی حدود میں داخل ہوا تو خطرہ ہے کہ یہاں اس کے خلاف شدید قسم کے احتجاجی مظاہرے کئے جائیں گے -

ترارکھل ۲۵ رجون - آزاد کشمیر ریڈیو کا بیان ہے کہ پونچھ کے محاذ پر ہندوستانی فوج کی پیشقدمی کی کوشش کو ناکام بنا دیا گیا ہے - چنانچہ اب ہندوستانی فوج پیچھے ہٹ رہی ہے

آل انڈیا سٹیٹس مسلم لیگ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا گیا

سٹیٹس مسلم لیگ کونسل کا فیصلہ!

کراچی ۲۵ رجون - آل انڈیا سٹیٹس مسلم لیگ کی کونسل کا اجلاس مسٹر مظفر عالم کی صدارت میں منعقد ہوا - جس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا - کہ ملک کی تقسیم سے پیدا شدہ حالات کی بنا پر آل انڈیا سٹیٹس مسلم لیگ کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا جائے - ایک حصہ پاکستان میں کام کرے - دوسرا حصہ ہندوستان میں، اور تیسرا ریاست حیدر آباد میں -

اجلاس میں پانچ سو سے زیادہ ممبر شریک ہوئے - جن میں سے ایک سو ہندوستانی ریاستوں میں سے آئے تھے

پاکستان کے تمام باشندوں کو یکساں آزادی حاصل ہوگی

بنیادی حقوق کی کمیٹی کی رپورٹ

کراچی ۲۵ رجون - پاکستان کی مجلس دستور ساز کی بنیادی حقوق وضع کرنیوالی سب کمیٹی کا اجلاس آج ختم ہو گیا - اس کمیٹی کے صدر سر محمد ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان تھے -

معلوم ہوا ہے کہ کمیٹی نے پاکستان کے باشندوں کے بنیادی حقوق کے متعلق ابتدائی اصول طے کر لئے ہیں - ان اصولوں کے مطابق پاکستان میں مذہب، نسل، رنگ یا ذات کی بنا پر کوئی امتیاز نہیں برتا جائے گا -

تمام باشندوں کے لئے سرکاری ملازمتوں تجارت کرنے اور جائیدادیں خریدنے کے یکساں مواقع ہوں گے - سب لوگوں کو اظہار خیال اور مذہبی امور کی سرانجام دہی کی پوری آزادی ہوگی - اور ان کی ہر طرح حفاظت کی جائے گی -

کمیٹی میں مسٹر ایس، پی سنگھا، مسٹر راجکمار چکرورتی اور اقلیتوں کے دیگر معدد نمائندے بھی شریک تھے -

دو ہزار ایکڑ زمین برآمد کی گئی

لاہور ۲۵ رجون - زمینوں کی تقسیم کی جانچ پڑتال کرنے والی کمیٹی نے ضلع شیخوپورہ کے گیارہ چکوں میں ۳ رجون سے ۱۲ رجون تک چار ہزار ایکڑ سے زیادہ زمین ناجائز قبضہ سے برآمد کی - ایک نائب تحصیلدار اور ایک پٹواری جو اس غلط تقسیم کے ذمہ دار تھے گرفتار کر لئے گئے اور ان کے خلاف محکمانہ تحقیقات کا حکم دیا گیا -

(محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

عارضی صلح کی میعاد کو بڑھانے کی کوشش

قاہرہ ۲۵ رجون - قاہرہ کے باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان مستقل صلح کرانے کے لئے کونٹ برناڈوٹ اسی ہفتے کے اندر اندر اپنی تجاویز پیش کر دینگے -

ان تجاویز میں بوقت ضرورت عارضی صلح کی میعاد کو بڑھانے کی بھی سفارش کی جائے گی - لیکن خیال کیا جاتا ہے کہ عرب یہ سفارش نامنظور کر دینگے - کیونکہ وہ یہ محسوس کرتے ہیں کہ عارضی صلح سے یہودی ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہیں -

شرق اردن کے شاہ عبداللہ آج تازہ صورت حالات کے متعلق عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عظام پاشا سے ملاقات کر رہے ہیں - آپ کل بذریعہ طیارہ عمان سے ریاض روانہ ہو جائیں گے -

پاکستان میں ڈینٹل سرجنوں کی ضرورت

لاہور ۲۵ رجون - لفٹیننٹ کرنل ایس - ایم - کے ملک انسپکٹر جنرل سول ہسپتالات مغربی پنجاب نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان اور پاکستان میں لاہور کا ڈی مانٹ مورنسی کالج دانتوں کا واحد مکمل کالج ہے - یہی ایک کالج ایسا ہے جس کا الحاق یونیورسٹی سے ہے - مسلمانوں نے ابتک اس کا حقہ فائدہ نہیں اٹھایا مجھے امید ہے کہ اب نوجوان لڑکے لڑکیاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس کالج میں داخل ہونگے " (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

راشن بندی کے سلسلے میں جرائم

لاہور ۲۵ رجون - لاہور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حال ہی میں راشن بندی کے سلسلے میں کئی لوگوں کو سزائیں دیں - جو پانچ روپے سے ۲۵۰ روپے تک جرمانے کی صورت میں تھیں - سزائیں مختلف جرائم مثلاً چور بازاری - جعلی راشن کارڈوں پر راشن لینے - ایک سے زیادہ راشن بکیں قبضہ میں رکھنے وغیرہ کی پاداش میں دی گئیں -

کم تنخواہ والے سرکاری ملازمین سے رعایت

لاہور ۲۵ رجون - مغربی پنجاب میں ایسے سرکاری ملازم اور لوکل باڈیز کے ملازم جن کی تنخواہ پچاس روپے یا اس سے کم ہے سرکاری ملازموں کو زمین اور مکانوں کی الاٹمنٹ سے محروم رکھنے کے قاعدے سے مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں - واضح رہے کہ حکومت کی یادداشت مورخہ ۲۲ رجنوری ۱۹۴۸ء کے مطابق کوئی سرکاری ملازم جو مشرقی پنجاب میں زمین کا مالک تھا مغربی پنجاب میں زمین یا مکان حاصل کرنے کا حقدار نہیں ہے - (محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب)

ہفتہ کشمیر و فلسطین

۲۵ رجون سے ۲ رجولائی تک صوبہ بھر میں کشمیر و فلسطین کا ہفتہ منایا جا رہا ہے - اس وقت کشمیر کے مجاہد انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں اپنے وطن کی آزادی کے لئے سینہ سپر ہیں - ان کی امداد کرنا ہمارا قومی فرض ہے - روپے، پیسے و ضروریات زندگی کی بہم رسانی سے آپ اس اہم فریضہ سے سبکدوش ہو سکتے ہیں -

ہمت کیجئے اور مصیبت میں اپنے ان مصیبت زدہ بھائیوں کے کام آیئے جنکی ملتجی نگاہیں آپ کی امداد کی منتظر ہیں -

"حیدر آباد پر حملہ کرنے سے پہلے ہمیں بہت غور کرنا پڑے گا!"

پنڈت نہرو کی تقریر

لکھنؤ ۲۵ رجون - پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان نے ایک تقریر کرتے ہوئے مسئلہ حیدر آباد کا ذکر کیا - اور کہا - حیدر آباد کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس کے لئے آزاد رہنے کا کوئی موقع ہی نہیں - ممکن ہے ایسا وقت بھی آجائے جبکہ ہمیں وہاں اپنی فوج بھیجنی پڑے لیکن ایسا کرنے سے پہلے ہمیں اس اقدام کے تمام نتائج و عواقب پر اچھی طرح غور کرنا ہوگا - بالخصوص یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس کارروائی کا بین الاقوامی حالات پر کیا اثر پڑے گا - آپ نے کہا کہ چند ایک غیر ذمہ دار اشخاص کے کہنے پر ہم حیدر آباد کے معاملے میں جلد بازی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں -

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا گیا

ایڈیٹر :- روشن دین تنویر بی اے - ایل - ایل - بی

روزنامہ الفضل

۲۶ جون ۴۸ء شنبہ

افغانستان کا مطالبہ؟

اعلیحضرت والئی افغانستان نے اسمبلی کا افتتاح کرتے ہوئے اپنی تقریر میں توقع ظاہر کی تھی۔ کہ پاکستان اس علاقہ کے متعلق اپنے وعدے پورے کرے گا۔ جو ڈیورنڈ لائن کے اس پار ہیں۔ اور جہاں افغانوں کے بھائی آباد ہیں۔ اس سے پاکستان میں چہ میگوئیاں ہوئیں تو سردار شاہ ولی خان سفیر افغانستان متعینہ کراچی نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ پاکستان سے افغانستان کا کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ اور اگر تھا بھی تو دولت افغانستان پاکستان کے حق میں دستبردار ہو جائے گی۔ اس بیان سے پاکستان میں ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی تھی۔

لیکن افسوس ہے کہ یہ خوشی زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی۔ اخبار اصلاح نے قیاس آرائی کرتے ہوئے شاہ ولی خان کے بیان کی تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ "سردار موصوف نے اس قسم کے الفاظ ادا نہیں کئے ہوں گے۔ اور نہ ہی یہ الفاظ حکومت اور عوام افغانستان کے خیالات کے ترجمان ہیں۔ بلکہ پشاور ریڈیو اور پاکستان پریس نے ان پر غلط حاشیہ چڑھا دیا ہے۔ حکومت افغانستان نے کوئی ایسا مطالبہ کبھی کیا ہی نہیں جس سے اسے دستبرداری کی ضرورت پیش آئے"۔

ہم حیران ہیں کہ یہ کیا مداری کا کھیل ہے۔ اعلیحضرت کی تقریر صاف تھی۔ پھر سفیر شاہ ولی خان کا بیان بھی کوئی مبہم نہ تھا۔ ہمارا خیال تھا کہ سفیر نے پاکستان میں اضطراب کے پیش نظر اعلیحضرت سے بات چیت کی ہوگی۔ اور جو غلط فہمی آپ کی افتتاحی تقریر سے پیدا ہو گئی تھی۔ اس کو رفع کرنے کے لئے سفیر کو ہدایت ہوئی ہوگی کہ وہ ایسا بیان دے۔ لیکن اخبار اصلاح نے سفیر شاہ ولی خان کی تردید کر کے پھر تشویش پیدا کر دی ہے۔

اس کے باوجود کہ اصلاح نے شاہ ولی خان کی تردید کی ہے۔ اس کی تحریر کا آخری فقرہ ایک معمہ سا بن کر رہ گیا ہے۔ جو یہ ہے کہ "حکومت افغانستان نے کوئی ایسا مطالبہ کبھی کیا ہی نہیں۔ جس سے اسے دستبرداری کی ضرورت پیش آئے"۔

کیا اخبار مذکور کا اس سے یہ مطلب ہے، کہ افغانستان نے کبھی پاکستانی علاقہ کا مطالبہ ہی نہیں کیا۔ یا اس کا یہ مطلب ہے، کہ مطالبہ کیا ہے۔ اور افغانستان کبھی اس سے دستبرداری نہیں دے گا۔ بلکہ مطالبہ پورا کر کے چھوڑے گا"۔ یہ فقرہ کچھ ایسا ہی ہے۔ جس کے دو متضاد معنے نکل سکتے ہیں۔

اس لئے اعلیحضرت والئی افغانستان کا فرض ہے۔ کہ وہ اس معاملہ کے متعلق اپنی صحیح رائے کا جلد از جلد اظہار کریں۔ تاکہ انکی پوزیشن کا اندازہ لگایا جا سکے۔

ہم اس ضمن میں اعلیحضرت والئی افغانستان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ جو مصیبت اس وقت اسلامی دنیا پر آئی ہوئی ہے۔ وہ سب اسلامی ممالک کے لئے یکساں ہے۔ ایسے نازک وقت میں اسلامی حکومتوں کو کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیئے۔ جس سے کفر و باطل کو تقویت ملتی ہو۔ بلکہ ہمارا تو یہ خیال ہے۔ کہ پاکستان۔ افغانستان ایران کو ایک بلاک بنانا چاہیئے۔ اور متحدہ دفاع کی کوئی تجویز نکالنی چاہیئے۔ اس وقت یہ تینوں ملک ایک طرف روس اور دوسری طرف امریکن برطانوی بلاک کے نرغہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اگر ذرا ذرا سے علاقہ کے لئے یہ آپس میں لڑینگے تو یقیناً ایک کا یا دوسرے کا شکار ہو جائینگے لیکن اگر یہ تینوں ملک متحد ہو جائیں۔ تو پھر عرب ممالک کے ساتھ بھی رشتہ اتحاد مضبوط کر سکتے ہیں۔ اور اس طرح روس اور امریکہ کی مشرقی وسطی کے متعلق جو سکیمیں ہیں انکو ناکام بنا سکتے ہو۔

مقدس نعرہ

ایک معاصر جو۔ اس وجہ سے ناراض ہیں۔ کہ جو لوگ شریعت کا مطالبہ کرنے والوں سے محض پاکستان دشمنی کی وجہ سے اس لئے مل گئے ہیں۔ کہ موجودہ حکومت کو تنگ کیا جائے۔ اور اس طرح ملک میں بد امنی پیدا کر کے پاکستان کا تختہ الٹ دیا جائے۔ ان کے خلاف کیوں کچھ کہا جاتا ہے۔ اپنے ایک مقالہ میں اس طرح رقمطراز ہیں:۔

"پھر پاکستان کو ناکام بنانے کا سوال کیونکر پیدا ہو گیا؟ البتہ اگر خدانخواستہ کارفرمایان پاکستان کی خواہش یہ ہو۔ کہ فی الحال شرعی نظام کا سوال نہ اٹھایا جائے۔ اور عوام مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ اس معاملہ کو جلد از جلد طے کیا جائے۔ تو صورتیں دو ہیں۔ اول یہ کہ کارفرماؤں کو اپنی رائے بدل لینی چاہیئے۔ اور عوام کے مطالبے کا خیر مقدم کرنا چاہیئے دوسری صورت یہ ہے۔ کہ یا تو وہ عوام کو بپیش نظر مصلحتوں سے روشناس کر کے اپنا ہم خیال بنا لیں۔ یا پھر کارفرمائی کی مسندیں چھوڑ کر الگ ہو جائیں لیکن یہ کس بناء پر فرض کر لیا گیا۔ کہ پہلی صورت یا دوسری صورت میں پاکستان خدانخواستہ ناکام ہو جائے گا؟ کس بناء پر فرض کر لیا گیا۔ کہ پاکستان اسی صورت میں کامیاب ہو سکتا ہے جب تک موجودہ کارفرماؤں کی خواہشات پوری ہوتی رہیں۔ اور جب یہ خواہشات پوری نہ ہوں تو ناکام ہو جائے گا؟"

اس عبارت سے پتہ چلتا ہے۔ کہ معاصر اس بات کو اچھی طرح سمجھتا ہے۔ کہ جو لوگ ان لوگوں کی مخالفت کرتے ہیں جو کہتے ہیں۔ کہ بات پیچھے سنیں گے۔ پہلے پاکستان میں قانون شریعت کا نفاذ کر دو۔ وہ ان لوگوں کی جلد بازی اور طرز مطالبہ کے مخالف ہیں نہ کہ شریعت کے نفاذ کے۔ آج تک کسی لیڈر نے بھی حتیٰ کہ چوہدری خلیق الزمان نے بھی یہ نہیں کہا۔ کہ پاکستان میں شریعت کا نفاذ کبھی نہیں کیا جائے گا۔ اور کسی مغرب زدہ سے مغرب زدہ لیڈر یا غیر لیڈر مسلم لیگی نے بھی تو ایسا نہیں کہا۔ اور نہ کوئی مسلمان ایسا کہہ سکتا ہے۔ جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے۔ کہ جس نہج سے یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے۔ اور جو جلد بازی اس امر میں دکھائی جا رہی ہے۔ اس سے یہ گمان ہوتا ہے کہ شریعت کا مطالبہ شریعت کے لئے نہیں بلکہ موجودہ حکومت کو تنگ کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے۔

ہم نے اسکی وجوہات کئی بار ان کالموں میں بیان کی ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ جو آج دھڑلے سے حکومت سے اس طرح مطالبہ کر رہے ہیں۔ جیسا کہ پنجابی میں کہا جاتا ہے "ساڈی روٹی پا دیو" یعنی برتن وغیرہ کا بھی انتظار نہ کرو اور کھانا وغیرہ زمین پر ہی ڈال دو۔ یہ خود بھی اس بات کے قائل نہیں کہ شریعت اسلامیہ ایسے ماحول میں جیسا کہ اب پاکستان کا ہے نفاذ پذیر ہو سکتی ہے۔ اور اگر زبردستی ٹھونس بھی دی جائے۔ تو چل سکتی ہے۔ ہم نے انہی کالموں میں مودودی صاحب کے دو حوالے ایسے پیش کئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ خود مانتے ہیں۔ کہ اسلامی شریعت کے نفاذ سے پہلے کس قسم کی تیاری اور تربیت ہونی چاہیئے۔

ہمارا استدلال یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ دیدہ و دانستہ ایک انہونی بات کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ اس لئے ان کی نیت بخیر نہیں ہے۔ محض اس لئے کہ یہ ایک نہایت مقدس مطالبہ ہے۔ ہم کو ان کا پول نہیں کھولنا چاہیئے اور عوام کو یہ نہیں بتانا چاہیئے۔ کہ ان لوگوں کا اصل مدعا کیا ہے کسی طرح جائز نہیں سمجھا جا سکتا۔ اور جو لوگ ہمارے خلاف اس وجہ سے بدظنی پھیلانا چاہتے ہیں۔ کہ ہم ایسے لوگوں کے قول اور فعل کے تضاد کو کیوں واشگاف کرتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر الزام لگائے۔ کہ آپ نے ایک شخص کو جو جہاد سے بچنے کے لئے مسجد میں لمبی لمبی نمازیں پڑھ رہا تھا نعوذ باللہ ایک مقدس عمل سے روک دیا۔

سوال یہ ہے کہ جب یہ لوگ مانتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ

(۱) اسلامی شریعت اس وقت تک کسی سوسائٹی میں نفاذ پذیر نہیں ہو سکتی۔ جب تک اس سوسائٹی میں پہلے اسلامی انقلاب نہ ہو چکا ہو

(۲) پاکستان میں ابھی ایسا انقلاب نہیں ہوا۔ تو موجودہ پاکستانی حکومت سے مطالبہ کرنا۔ کہ اسلامی شریعت کو فوراً نافذ کر دیا جائے کس بات پر دلالت کرتا ہے؟

یہ کہاں کا اصول ہے کہ چونکہ مطالبہ نہایت مقدس ہے۔ اسلئے ہمیں ان لوگوں کے پھندے میں ضرور آ جانا چاہیئے۔ یہ لوگ اس مطالبہ سے پاکستان کو کس طرح نقصان پہنچانا چاہتے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہی ہے۔ کہ جس طرح وہ شخص جہاد کی بجائے نماز جیسے مقدس کام سے اسلام کو نقصان پہونچانا چاہتا تھا۔ جس کو ٹھوکر مار کر حضرت فاروق اعظم نے فرض شناسی اور موقعہ شناسی کی طرف بلایا تھا۔

اگر یہ لوگ نیک نیت ہوتے تو ان کو چاہیئے تھا۔ کہ بجائے حکومتوں سے مطالبوں میں وقت ضائع کرنے کے گھر بار چھوڑ چھاڑ کر پاکستان کے طول و عرض میں پھیل جاتے۔ اور عوام و خواص کی تیاری اور تربیت میں ہمہ تن مصروف ہو جاتے۔ انبیاء علیہم السلام کا یہی طریق و سنت ہے۔ کہ وہ چھٹتے ہی حکومتوں کی پالیسیوں سے چونچیں نہیں لڑانا شروع کر دیتے۔ بلکہ اللہ کے پیغام کی تبلیغ کرتے ہیں وہ اپنے مکان کی تعمیر اوپر کی منزل سے شروع نہیں کرتے۔ بلکہ زمین سے بھی نیچے بنیاد کھود کر شروع کرتے ہیں۔ وہ حکومتوں کی آئین ساز اسمبلیوں کے ممبروں اور بادشاہوں سے کچھ مطالبہ کرتے ہیں تو صرف یہی کرتے ہیں کہ اللہ کے بندے بن جاؤ۔ وہ مانیں یا نہ مانیں۔ وہ اپنا اصل کام کئے جاتے ہیں۔ وہ یہ نہیں تناخت کرتے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ کالم ۴ پر)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا مسلمانانِ بلوچستان سے بصیرت افروز خطاب

مسلمانوں کی ترقی اور پاکستان کی حفاظت کیلئے تین ضروری باتیں

مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ سچا مسلمان بننے کی کوشش کریں۔ مجاہدین کشمیر کی ہر ممکن اعانت کریں

آپس کے تمام اختلافات کو فراموش کر کے اتحاد و یکجہتی سے رہیں

اگر مسلمان مرنے کے لئے تیار ہو جائیں تو دنیا کی کوئی قوم انہیں مار نہیں سکتی

از مکرم جناب مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل نامہ نگار الفضل

۱۴ جون ۴۸ء ساڑھے پانچ بجے شام جماعت احمدیہ کوئٹہ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں پارک ہوس کے وسیع احاطہ میں ایک پُر تکلف دعوت چائے دی۔ جس میں ایرانی قونصل ریاست قلات کے وزیر اور بعض دیگر افسران۔ قبائلی لیڈر۔ حکومت کے ذمہ وار افسران جن میں سول اور ملٹری دونوں کے آفیسرز شامل تھے مسلم لیگ کے عہدیدار۔ رؤسا۔ وکلاء ڈاکٹر اور نمائندگان پریس ڈیڑھ سو کی تعداد میں شامل ہوئے۔ عبد الرشید خان صاحب ریونیو وجوڈیشل کمشنر بلوچستان۔ سر فلپ ایڈورڈ پولیٹیکل ایجنٹ کوئٹہ۔ مسٹر ہال سیشن جج۔ خان صاحب مرزا بشیر احمد صاحب سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس کوئٹہ۔ مسٹر بلانگ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ مسٹر بیک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ خان بہادر ملک بشیر احمد صاحب انڈر سیکرٹری۔ اے جی جی۔ خان بہادر مولوی منیر احمد صاحب وزیر قلات۔ سر اسد اللہ خان صاحب۔ نواب رائسانی۔ راجہ زرنجت خان صاحب ڈائرکٹر آف ایگریکلچر بلوچستان۔ خان صاحب آغا سرور شاہ صاحب کمشنر آبادی۔ راجہ احمد خان صاحب ڈویلپمنٹ آفیسر۔ نواب کرم خان صاحب کانسی۔ نواب محمد خان صاحب جوگیزئی۔ خان بہادر ارباب محمد عمر خان صاحب۔ سردار بہادر میر دو دا خان صاحب تمندار مری۔ خان صاحب سردار گوہر خان صاحب سانگ زئی۔ خان بہادر سردار سمندر خان صاحب باروزئی۔ ملک جان محمد صاحب۔ میر قادر بخش صاحب وائس پریذیڈنٹ پراونشل مسلم لیگ۔ سیٹھ خدا علی صاحب پریذیڈنٹ کوئٹہ میونسپل کمیٹی۔ میجر ڈاکٹر نواب علی صاحب قریشی سی ایم او شیخ محمد عارف صاحب ایڈووکیٹ اور مرزا محمد احمد صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل بی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی تشریف آوری پر سب سے پہلے حضور کا تمام معززین سے تعارف کرایا گیا۔ اور اس کے بعد چائے نوشی ہوئی۔ چائے سے فارغ ہونے کے بعد بعض غیر احمدی معززین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے استدعا کی۔ کہ حضور اپنے قیمتی خیالات سے ہمیں مستفیض فرمائیں۔ چنانچہ حضور نے ان کی خواہش پر قریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی جس میں مسلمانوں کو موجودہ حالات کے لحاظ سے حضور نے بعض اہم نصائح فرمائیں۔ یہ تقریر تمام معزز سامعین نے نہائت گہری دلچسپی اور پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ سنی۔ اور وہ حضور کے خیالات سے بہت متاثر ہوئے۔ تقریر کے بعد یکے بعد دیگرے تمام معزز مہمانوں نے حضور سے مصافحہ کیا۔ اور حضور ان سے دیر تک گفتگو فرماتے رہے۔ حضور کی یہ مفصل تقریر انشاء اللہ بہت جلد شائع کی جائے گی۔ سر دست اس تقریر کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

بعض احباب نے یہ خواہش ظاہر فرمائی ہے۔ کہ میں اس موقعہ پر کچھ باتیں بیان کروں۔ گو انہوں نے بتایا نہیں کہ کیا باتیں ہوں۔ انہوں نے مجھ پر چھوڑ دیا ہے۔ کہ جو باتیں میرے نزدیک

مسلمانوں کے لئے مفید

ہوں۔ میں انہیں بیان کروں۔ میں سمجھتا ہوں سب سے پہلی چیز جو مسلمانوں کے لئے یہاں بھی اور دنیا کے ہر گوشہ اور ہر ملک میں نہائت ضروری ہے۔ اور جس کے بغیر ہماری ساری کوششیں اور دعوے اور ادعا باطل ہو جاتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہمارا مذہب اس حقیقت کو پیش کرتا ہے۔ کہ وہ ایک زندہ مذہب ہے جو قیامت تک قائم رہے گا۔ دنیا کے باقی مذاہب بھی بے شک اپنے سچے ہونے کے مدعی ہیں۔ لیکن اسلام اور قرآن ایک ایسے مذہب کو پیش کرتا ہے۔ جس کی تائید میں ہمیشہ خدا تعالےٰ اپنے نشانات اور قدرتوں کا اظہار کیا کرتا ہے۔ پس ایک زندہ مذہب کا پیرو ہونے کے لحاظ سے ہمارے اپنے اندر بھی زندگی ہونی چاہیئے۔ آخر خدا تعالےٰ اپنی قدرتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

اور آپ کے صحابہؓ اور پھر آپ کے تابعین کے ذریعہ سے دنیا کو دکھاتا رہا ہے۔ یا نہیں وہ ہمیشہ اپنی تائیدات ایسے رنگ میں دکھاتا رہا ہے، کہ لوگوں کو حیرت ہوتی تھی۔ کہ کیا کوئی ایسا سلسلہ بھی اس دنیا میں موجود ہے۔ جس کی تائید کے سامان صرف مادی اسباب سے وابستہ نہیں بلکہ مادیات سے بالا ایک اور ہستی ان کی تائید کے لئے غیر معمولی سامان پیدا کر دیا کرتی ہے قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ واضح الفاظ میں فرماتا ہے۔ کہ ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہے گا۔

حزب الٰہی

کے غلبہ کے اگر یہی معنے ہوں۔ تو ان کے پاس توپیں زیادہ ہونگی۔ تو وہ جیت جائینگے۔ یا آدمی زیادہ ہوں گے۔ تو وہ جیت جائینگے۔ تو یہ کوئی عجیب بات نہیں رہتی۔ ساری دنیا میں یہی ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا کہ ہمارا حزب ہمیشہ غالب رہے گا۔ تو اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خواہ ان کے پاس سامان کم ہونگے۔ تب بھی وہ ہماری تائید سے جیت جائینگے۔ جیسے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بدر اور اُحد کی جنگ میں اللہ تعالےٰ نے اپنے ملائکہ مسلمانوں کی تائید کے لئے نازل کئے۔ کفار کے دلوں میں رعب ڈال دیا۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ ایسے مضبوط کر دیئے۔ کہ وہ زبردست طاقت اور زیادہ تعداد رکھنے والے دشمن پر غالب آگئے۔ لیکن خدا تعالےٰ کے نشانات کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ ہم بھی اس قابل ہوں کہ خدا ہماری تائید میں نشانات ظاہر کرے۔ پس سب سے پہلی چیز جس کے متعلق میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہر مسلمان کے اندر پائی جانی چاہیئے۔ یہ ہے کہ اگر ہم سچے مسلمان ہیں۔ تو ہمیں

اپنی نگاہ

آج سے تیرہ سو سال پیچھے لے جانی چاہیئے۔ اگر ہم اپنے گرد و پیش کو دیکھ کر اور یہ اندازہ لگا کر کہ دنیا کی باقی قومیں کس طرح ترقی کر رہی ہیں خود بھی انہی کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں تو ہمیں اپنے مقصد میں ہرگز کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ خدا تعالےٰ نے مسلمانوں سے وہ وعدے کئے ہیں۔ جو دوسری قوموں سے نہیں کئے۔ اور جب مسلمانوں سے اللہ تعالےٰ کے ایسے وعدے ہیں۔ جو دوسری قوموں سے نہیں۔ تو لازماً ہمیں ایسے حالات پیدا کرنے پڑیں گے۔ جن میں دوسری قومیں ہم سے مشترک نہ رہیں۔ اور اس کی یہی صورت ہے۔ کہ ہمارے آقا اور سردار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو تعلیم لائے تھے اس پر ہم عمل کرنے کی کوشش کریں۔ جس رنگ میں وہ ہمیں رنگین کرنا چاہتے تھے۔ وہ رنگ ہم اپنے اندر پیدا کریں۔ اور جو باتیں اسلام کے خلاف ہیں۔ ان سے بچنے کی کوشش کریں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے۔ اور اپنے آپ کو زیادہ سے زیادہ مغرب کا اچھا شاگرد بنانے کی کوشش کرتے ہیں تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کا یہ وعدہ نہیں کہ اللہ تعالےٰ مغرب کے اچھے شاگردوں کی مدد کریگا قرآن کریم تو یہ کہتا ہے کہ ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ اگر تم چاہتے ہو۔ کہ خدا تم سے محبت کرے۔ تو تم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلو۔ جب چلوگے تو یحببکم اللّٰہ خدا بھی تم سے محبت کرنے لگے گا۔ پس

الٰہی تائید اور نصرت

اسی صورت میں آسکتی ہے۔ جب مسلمان محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام کی بعض چیزیں ایسی ہیں جو موجودہ زمانہ کے لوگوں کو پسند نہیں۔ لیکن ہم نے دیکھنا یہ ہے کہ ایک طرف لوگوں کے خوش یا ناخوش ہونے کا سوال ہے۔ اور دوسری طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوش یا ناخوش ہونے کا سوال ہے۔ لازماً اگر ہم سچے مسلمان ہیں تو خواہ لوگ ہم سے ناراض ہوں۔ خواہ وہ ہمیں اپنے نقطہ نگاہ سے بد تہذیب قرار دیں۔ ہمارا فرض یہی ہوگا۔ کہ ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کریں۔ اور اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کا صحیح نمونہ بنائیں۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا۔

آج کل عام طور پر لوگوں میں یہ چرچا پایا جاتا ہے کہ پاکستان میں

اسلامی آئین

نافذ ہونا چاہئے۔ مگر میری سمجھ میں یہ مسئلہ کبھی نہیں آیا۔ سوال یہ ہے کہ اسلامی آئین میرے لئے ہے یا نہیں جب اسلامی آئین ہر مسلمان فرد کے لئے ہے۔ تو مسلمان افراد اسلامی آئین پر خود عمل کیوں نہیں کرتے کیا پاکستان میں کوئی ایسا قانون ہے۔ کہ نماز نہ پڑھو یا پاکستان میں کوئی ایسا قانون ہے۔ کہ اور اسلامی احکام پر عمل نہ کرو جب نہیں تو مسلمان اگر سچے دل سے اسلامی آئین کے نفاذ کے خواہشمند ہیں۔ تو وہ نمازیں کیوں نہیں پڑھتے۔ وہ اسلامی احکام پر عمل کیوں نہیں کرتے۔ یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ پاکستان نے ایسے قانون نہیں بنائے جن کی وجہ سے ہر شخص کو نماز پڑھنے پر مجبور کیا جا سکے مگر سوال یہ ہے کہ اگر ایسا قانون پاکستان نے نہیں بنایا۔ تو کیا پاکستان کا کوئی قانون شراب پینے پر مجبور کرتا ہے۔ یا ناچنے گانے پر مجبور کرتا ہے یا کوئی قانون یہ کہتا ہے کہ تم نماز نہ پڑھو اگر پڑھو گے تو چھ ماہ قید کی سزا دیدی جائے گی جب پاکستان میں اس قسم کا بھی کوئی قانون نہیں تو اگر ہم واقعہ میں مسلمان ہیں۔ تو ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے قانون پر خود بخود عمل شروع کر دینا چاہیئے۔ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر کردہ قانون سے

پاکستان کا قانون

زیادہ موثر ہوگا۔ اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون پر عمل کرتے ہوئے آج سارے مسلمان نمازیں پڑھنے لگ جائیں۔ ساری ویران مساجد آباد ہو جائیں تو کونسی گورنمنٹ انہیں اس سے روک سکتی ہے پس بجائے اس کے کہ لوگ یہ مطالبہ کریں کہ پاکستان میں اسلامی آئین نافذ ہونا چاہیئے۔ اُن کو اسلامی آئین خود اپنے نفوس میں جاری کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میرا یقین ہے کہ یہ سراسر اقتدار لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب مسلمان آئین اسلام کا مطالبہ کرتے ہیں تو آئین اسلام کے نفاذ کا مطالبہ محض وزارتوں کی تبدیلی کے لئے ہوتا ہے کیونکہ بعض اور لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ وزارتوں کے ہم حقدار ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ سب سے بہتر طریق لوگوں میں کسی وزارت کے خلاف جوش پھیلانے کا یہی ہے کہ شور مچا دیا جائے۔ کہ وزراء آئین اسلام جاری نہیں کرتے ورنہ وہ خود بھی دینی کچھ کریں۔ جو آج کل کیا جا رہا ہے میں مانتا ہوں کہ بعض چیزیں ایسی بھی ہیں جو حکومت کے اختیار میں ہیں ہمارے اختیار میں نہیں لیکن اس بارہ میں بھی حکومت کی طرف سے کوئی قدم اس لئے نہیں اٹھایا جاتا۔ کہ وزراء اور لیڈر یہ سمجھتے ہیں کہ اس قسم کا مطالبہ کرنے والے خود سنجیدہ نہیں۔ اگر سنجیدہ ہوتے تو

اپنے گھروں میں

اسلامی آئین پر فیالفور عمل نہ کر لیتے غرض ہمارے لئے سب سے زیادہ ضروری امر یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو سچا مسلمان بنانے کی کوشش کریں اور قرآن کریم کے ہر حکم پر عمل کریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد و عورت کے اختلاط کو منع کیا ہے مگر سینما سارے کے سارے مرد و عورت کے اختلاط کا نتیجہ ہوتے ہیں سینما کی فلم بن ہی نہیں سکتی جب تک مرد اور عورت اکٹھے نہ ہوں۔ لیکن اگر سینما کے خلاف ہی آواز اٹھائی جائے۔ تو آئین اسلام کے نفاذ کا شور مچانے والے سب سے پہلے اس کی مخالفت پر اتر آئیں پس ضروری ہے کہ ہم پہلے افراد کو سچا مسلمان بنانے کی کوشش کریں۔ کچی اینٹوں سے جو عمارت تعمیر کی جائے وہ کبھی پکی نہیں ہو سکتی وہ عمارت ٹکڑے ٹکڑے ہو گی تب بھی کچی ہو گی مکمل ہو گی تب بھی کچی ہو گی۔ اسی طرح جب تک افراد سچے مسلمان نہیں بن جاتے۔ کبھی اسلامی حکومت قائم نہیں ہو سکتی کیونکہ کچی اینٹوں کی عمارت پکی عمارت نہیں کہلا سکتی جیسی اینٹ ہو گی ویسی ہی عمارت ہو گی۔

اس کے بعد حضور نے

مسئلہ کشمیر

کی اہمیت بیان فرمائی اور بتایا کہ ہر مسلمان اس بارہ میں اپنے فرائض سمجھنے چاہئیں اور جس حد تک ہو سکے مجاہدین کشمیر کی مدد کرنی چاہیئے۔

آخر میں حضور نے فرمایا۔

آج مسلمانوں پر جو نازک دور آیا ہوا ہے اس میں اُن کا اولین فرض یہ ہے کہ وہ آپس کے اختلافات کو بھلا کر متحد ہو جائیں اس وقت پاکستان ایسے حالات میں سے گزر رہا ہے۔ کہ ہم کو اپنے تمام اختلافات کو بھلا کر دشمن پر یہ واضح کر دینا چاہیئے۔ کہ اگر پاکستان کی طرف اس نے نظر اٹھائی۔ تو ہمارا ہر مرد۔ ہر عورت ہر بچہ اور ہر بوڑھا اپنے آپ کو قربان کر دیگا مگر وہ اس آزادی کو کھونے کے لئے کبھی تیار نہیں ہوگا۔ اگر دنیا پر ہم اپنے اس عزم کو ثابت کر دیں۔ تو میرے نزدیک لوے فی صدی اس بات کا امکان ہے کہ دشمن پاکستان پر حملہ کرنے کی اگر خواہش بھی رکھتا ہے تو نہیں کرے گا مسلمانوں میں اور بھی کمزوریاں ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ فضل ہے۔ کہ مسلمان ابھی جان دینے سے اتنا نہیں ڈرتا جتنا بعض دوسری قومیں ڈرتی ہیں۔ اور یہ بھی بات ہے۔ کہ اگر لاکھوں کروڑوں کی قوم مرنے کے لئے تیار ہو جائے تو اُس قوم کو کوئی مار نہیں سکتا اگر مسلمان بحیثیت قوم یہ فیصلہ کر لیں کہ ہم مر جائیں گے تو یقیناً انہیں مارنے کی کوئی قوم طاقت نہیں رکھتی۔ لیکن اگر ساری قوم

مرنے کے لئے تیار

نہیں ہو گی۔ تو وہ ضرور مریں گے جب سکھ مشرقی پنجاب میں مسلمانوں کو مار رہے تھے تو میں مسلمانوں سے بار بار کہتا تھا کہ یہاں سے مت بھاگو تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ ظالم سے ظالم قوم بھی کبھی اپنے مظالم میں انتہا تک نہیں پہنچتی۔ ضرور اس کا قدم رک جاتا ہے مگر میری بات کسی نے نہ سنی اب بھی میں کہتا ہوں۔ کہ اگر چار پانچ کروڑ مسلمان مرنے کے لئے تیار ہو جائے تو دشمن یقیناً ہتھیار پھینک دے گا۔ اور اُسے اپنے ارادوں کو ترک کرنا پڑے گا۔ اگر ہم واقعہ میں آزادی کی قدر و قیمت کو سمجھتے ہیں۔ تو آزادی کی چھوٹی سے چھوٹی قیمت جان کی قربانی ہوتی ہے یہ لوگوں کی غلطی ہے۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ جان دینا سب سے بڑی قربانی ہے جان دینا سب سے بڑی نہیں بلکہ سب سے چھوٹی قربانی ہے۔ اگر مسلمان جان دینے کے لئے تیار ہو جائیں۔ تو میں یقین رکھتا ہوں اور میرا یقین ایک طرف تاریخ پر مبنی ہے جس کا میں نے کافی مطالعہ کیا ہوا ہے۔ اور دوسری طرف قرآن پر مبنی ہے جو میرا خاص مضمون ہے اور اس لحاظ سے اس میں کسی غلطی کا بھی امکان نہیں کہ اگر مسلمان واقعہ میں مرنے کیلئے تیار ہو جائیں تو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ پاکستان ایک عالمگیر حکومت بن جائیگی مگر میں یہ ضرور کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان کے افراد اپنی اولادوں کے لئے ایک لمبا اور شاندار مستقبل قائم کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر وہ بھاگے تو انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ اب اُن کے لئے کوئی جائے پناہ نہیں اب اُن کیلئے دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو دشمن سے لڑ کر عزت کی موت مریں۔ یا کراچی کے سمندر میں غرق ہو کر ذلت اور لعنت کی موت مریں دنیا میں کون انسان ہمیشہ زندہ رہ سکتا ہے کس کو پتہ ہے کہ اس کی کتنی زندگی ہے۔ جب شام کو ایک شخص صفحہ ہستی سے مٹ سکتا ہے۔ جب ہمارے باپ دادا مرتے چلے آئے اور جب ہم نے بھی ایک دن مرنا ہے۔ تو اگر ہم عزت کی موت مرنا چاہتے ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم بہادری سے اپنی جان دینے کے لئے تیار رہیں۔ اگر ہم ایسا کریں گے اور اگر اس ارادہ اور نیت سے ہم اپنی جان دینے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔ کہ ہندوستان میں یہ آخری جگہ جہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا قائم ہے۔ اسے ہم سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ ہمارا خدا ایسی بے غیرتی دکھلائے کہ وہ ہمیں تباہ کر دے اور مسلمانوں کو دشمن کے ہاتھوں بالکل مٹنے دے

زندگی وقف زندگی کا نام ہے

وقف کے متعلق حضرت امیر المومنین کا ارشاد ہے۔ کہ "زندگی حکومت یہ ہے۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنی جان لیکر آگے آ جائے۔ اور کہے کہ لے امیر المومنین یہ خدا اور اُس کے رسول اور اُس کے دین اور اس کے اسلام کے لئے حاضر ہے جس دن سے تم یہ سمجھ لو گے۔ کہ تمہاری زندگیاں تمہاری نہیں بلکہ اسلام کی لئے ہیں۔ جس دن سے تم نے محض دل میں ہی یہ نہ سمجھ لیا۔ بلکہ عملاً اس کے مطابق کام بھی شروع کر دیا۔ اس دن تم کہہ سکو گے۔ کہ تم زندہ جماعت ہو" مزید فرمایا کہ "جو قومیں اپنی جان بچانا چاہتی ہیں سو ہی مرتی ہیں اور جو اپنی جانوں کو ہتھیلیوں پر لئے پھرتی ہیں وہی ہمیشہ زندہ رہتی ہیں" پھر فرمایا کہ "دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ تو اب کا اہم موقعہ ہے۔ انگریزی دان اور عربی دان دونوں قسم کے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ انٹرنس پاس یا اس سے اوپر اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں" پھر فرمایا کہ "ایسے نوجوان بھی اپنی زندگیاں وقف کر دیں جنہوں نے سائنس میں میٹرک پاس کیا ہے اسی طرح گریجویٹ وغیرہ بھی"

حضور کے خطبات میں سے چند ایک اقتباسات بغرض اعادہ شائع کئے جا رہے ہیں۔ خدام معابد وقف زندگی دفتر سے طلب کر کے اپنی قربانی پیش کریں۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید جسونت بلڈنگ)

درخواست ہائے دُعا

گذارش ہے۔ کہ عزیزم احمد صادق بنگالی متعلم مدرسہ احمدیہ ابن مولوی علی انور صاحب آف بنگال عرصہ چار پانچ ماہ سے متواتر بیمار چلا آ رہا ہے پہلے جودھامل ہسپتال میں داخل تھا وہاں تسلی بخش علاج نہ ہونے کی وجہ سے اب لاہور میو ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ یہ بچہ مکرم مولوی عبد السبحان صاحب رنگپور۔ بنگال کے نواسہ ہیں احباب جماعت خصوصاً اس ہونہار بچہ کے لئے دعا کی پرزور درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ جلد از جلد صحت عطا کرے آمین (صلاح الدین صاحب ناظر)

۲۔ محترم جناب چوہدری سعد الدین احمد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ پر ٹائیفائڈ کا دوسرا حملہ ہوا ہے احباب صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ خاکسار محمد الدین اولڈ ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول کہوٹہ ضلع راولپنڈی

اسلامی پردہ

پردہ کا ذکر قرآن مجید میں

از مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس

سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل ۲۸ جون ۱۹۴۸ء

تیسری قسم پردہ کی جو قرآن کریم سے ظاہر ہوتی ہے۔ وہ مخصوص عورتوں کے متعلق ہے۔ جو اس آیت میں بیان ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یا نساء النبی لستن کاحد من النساء ان اتقیتن فلا تخضعن بالقول فیطمع الذی فی قلبہ مرض وقلن قولا معروفا وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاھلیۃ الاولی واقمن الصلوٰۃ واٰتین الزکوٰۃ واطعن اللہ ورسولہ انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا (احزاب)

اے نبی کی بیویو تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم تقویٰ اختیار کرو۔ پس ایک خاص انداز سے جس میں نرمی ونزاکت یا عاجزی ومسکینی ٹپکتی ہو۔ بات مت کرو تا وہ شخص جس کے دل میں بیماری ہے تم میں طمع کرنے لگ جائے تم اچھی اور معقول بات صاف الفاظ میں کہدیا کرو۔ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور جاہلیت اولیٰ کی طرح بن سنور کر اپنی زینت کا اظہار غیروں کے سامنے نہ کرو اور نماز کو قائم کرو۔ اور زکوٰۃ ادا کرو۔ اور اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو۔ اے اہل بیت اللہ تعالےٰ یہی چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو دور کر دے۔ اور تمہیں ہر رنگ میں پاک و صاف بنا دے۔

اس آیت میں نبی کی بیویوں کو اپنے گھروں میں ٹھہرنے کا ارشاد ہوا ہے۔ جس سے مقصد یہ ہے۔ کہ تا مسائل پوچھنے والوں کو آسانی ہو اور وہ دینی امور کے متعلق ان سے دریافت کر سکیں۔ فرمایا کہ تم گھروں میں ٹھہرو۔ اور خود نکل نکل کر دوسرے کے گھروں میں مت پھرو۔ دوسرے تمہارے پاس آئیں گے اور اس طرح تمہیں بھی مرجع خلائق بنایا جائیگا۔ چنانچہ احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بڑے بڑے صحابہ آ کر مسائل دریافت فرمایا کرتے تھے

اس آیت میں نبی کی بیویوں کے اعلےٰ مرتبہ کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ نہیں کہ انہیں قیدی بنا دیا گیا ہے۔ ظاہری طور پر بھی یہی دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ جتنا بڑا انسان ہوتا ہے۔ اتنا ہی وہ پبلک میں کم نظر آتا ہے۔ جس طرح بادشاہ کی بیوی جو ملکہ ہوتی ہے۔ گھر بگھر نہیں پھرتی اور عام طور پر باہر نہیں نکلتی۔ اور اسی سے اس کا وقار قائم رہتا ہے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو بھی یہی حکم دیا گیا تا ان کا وقار قائم رہے۔ اور مومنوں کو یہ نصیحت کی وا ذا سألتموھن متاعاً فاسئلوھن من وراء حجاب۔ یعنی جب تم میں سے کوئی ان سے سامان یا کوئی چیز مانگے تو پردے کے پیچھے سے ہو کر مانگے۔ غرضیکہ ان آیات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور پردہ کے بارہ میں ان پر زیادہ ذمہ واری ڈالی گئی ہے اور انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہریں اور یونہی باہر دوسرے گھروں میں نہ جائیں۔ لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ کلی طور پر انہیں گھر سے نکلنا منع ہے۔ خاص ضرورت کے وقت انہیں اپنے گھروں سے باہر جانے کی اجازت دی گئی ہے

بخاری میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ ازواج مطہرات میں سے حضرت سودہ بنت زمعہ رات کو نکلیں بعد اس کے کہ حجاب کی آیت نازل ہو چکی تھی۔ حضرت عمر رضؓ نے انہیں دیکھ کر پہچان لیا۔ اور کہا بخدا اے سودہ تم ہم پر مخفی نہیں ہو۔ یعنی ہم نے شناخت کر لیا ہے۔ تو وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس آئیں اور اس کا ذکر کیا اور آپ میرے حجرہ میں بیٹھے ہوئے شام کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ پر وحی کی حالت طاری ہوئی اور جب وہ حالت جاتی رہی۔ تو آپ نے فرمایا۔ قد اذن لکن ان تخرجن لحوائجکن کہ تمہیں اپنی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے باہر نکلنے کی اجازت دی گئی ہے۔ اور اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویاں بھی قضائے حاجت کے لئے گھروں سے باہر جایا کرتی تھیں

اس آیت میں گو خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے ہے۔ لیکن جو ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ وہ سب مومن عورتوں کے لئے بھی ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو خاص طور پر خطاب کرنے سے انہیں یہ بتانا مدنظر ہے۔ کہ اگر وہ ان ہدایات پر کاربند نہ ہوں گی۔ تو دوسری عورتیں بھی ان پر عمل کرنے میں کوتاہی برتیں گی۔ اس لئے انہیں چاہیئے کہ وہ ان ارشادات پر پوری طرح عمل کر کے دوسروں کے لئے نمونہ بنیں اور ایک اچھی مثال قائم کریں۔

اس آیت میں قرن فی بیوتکن کی ہدایت جو ازواج النبی کو دی گئی ہے۔ وہ سب ان عورتوں کے لئے بھی ہے جو اپنے حالات کے لحاظ سے ازواج مطہرات کے مشابہ ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج کو اپنے ہاتھ سے محنت کر کے گذارہ حاصل کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ بلکہ فئ وغیرہ کے اموال سے انہیں انکا گذارہ دیا جاتا تھا۔ اور علاوہ ازیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متعدد ازواج سے ایک غرض مسلمان عورتوں میں تعلیم پھیلانا اور دین سکھانا تھی۔ اس لئے انہیں فرمایا۔ کہ عورتیں ان کے پاس آئیں گی اور مسائل دریافت کریں گی۔ اس لئے انہیں چاہیے۔ کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہریں۔ اسی طرح تمام وہ عورتیں جنہیں اپنا گذارہ حاصل کرنے کے لئے اپنے گھروں سے نکلنے کی ضرورت نہیں ہے اور انہیں مالی فراخی حاصل ہے۔ اور ان کی تمام ضروریات زندگی ان کے لئے مہیا کی جاتی ہیں یا وہ سوسائٹی میں ایسا مقام رکھتی ہیں کہ ان کے ایک فعل کے کرنے یا نہ کرنے کا سوسائٹی پر اچھا یا برا اثر پڑتا ہے۔ تو ایسی عورتیں بجائے اس کے کہ وہ بن سنور کر لوگوں کے سامنے اپنی زینت کا اظہار کرتی پھریں۔ ان کے لئے یہی مناسب ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ٹھہریں اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکام کی سختی سے پابندی کرتے ہوئے دوسری عورتوں کے لئے ایک اعلےٰ مثال قائم کریں۔

(باقی)

فطرت کی آواز

از مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل

رواج کی پابندی، سوسائٹی کے دباؤ اور عمومی رو کے زیر اثر لوگ خلافِ ضمیر باتیں کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ مگر کبھی بے ساختہ ایسی بات بھی زبان پر آجاتی ہے۔ جو دبی ہوئی ضمیر کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ شاعر عموماً آزاد منش ہوتے ہیں۔ اسلئے بسا اوقات ایسی باتیں کہ جاتے ہیں۔ جو ان کے حقیقی تخیل اور اندرونے کی غمازی کر دیتی ہیں۔ رسالہ استقلال کی ہفتہ روزہ کی اشاعت میں فطرت عثمانی کی نظم "بارگاہ رسالت میں سلام" چھپی ہے۔ جس کا ایک شعر ہدیۂ ناظرین ہے۔ ؎

سلام اس پر جو آیا انبیاء کا راہنما ہو کر
سلام اس پر جو آیا نعمتوں کی انتہا ہو کر

اس شعر میں خاتم النبیین کا صحیح مفہوم منعکس نظر آتا ہے جو عالم بے خودی میں رسمی عقائد اور ماحول سے ذہول کی کیفیت میں شاعر کی زبان پر آگیا ہے۔ شاعر نے غیر شعوری طور پر اس امر کا اظہار کیا ہے کہ سلسلہ نبوت کو بند کر دینا نہیں۔ بلکہ انبیاء کی راہنمائی کرنا اور اس روحانی نعمت سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دینا نہیں بلکہ امت پر نعمتوں کی انتہا کرنا خاتم النبیین کے شایان شان ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم "انبیاء کا راہنما" تبھی ہو سکتے ہیں کہ آپ کی قیادت میں نبی مبعوث ہوں۔ انبیاء سابقین تو آپؐ کی تشریف آوری سے قبل اپنی شریعتوں کی اتباع میں نہ کہ آپؐ کی رہنمائی میں تبلیغ رسالت کا فریضہ ادا کر کے رفیق اعلےٰ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ رہنما کی آمد سے پہلے ہی جو راہرو اپنی منزل طے کر چکا ہو وہ اس کا راہنما نہیں کہلا سکتا۔ بے شک یہ شعر حقیقت کا واضح اعتراف اور فطرت کی صحیح آواز ہے۔

امیر جماعت احمدیہ سونگڑہ

مولوی محمد محسن صاحب کے خلاف یہ شکایت موصول ہوئی تھی۔ کہ وہ صمصام علی صاحب کو جنہیں کیرنگ سے اخراج کی سزا دی گئی ہوئی ہے۔ کیرنگ میں واپس لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ شکایت نظارت امور عامہ کی تحقیق کی رو سے درست ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے بمنظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مولوی محمد محسن صاحب امیر جماعت سونگڑہ کو عہدہ امارت سے معزول کیا جاتا ہے۔ علاقہ کی احمدی جماعتیں اور عہدہ دار مطلع رہیں۔ مقامی جماعت کو چاہیئے کہ عہدہ امارت کے لئے قواعد کے ماتحت بہت جلد دوسرا انتخاب کر کے منظوری کے لئے رپورٹ کرے۔

(ناظر اعلےٰ)

بہترین درس گاہ!

تقسیم پنجاب سے قبل تعلیم الاسلام کالج قادیان نہ صرف دنیاوی علوم کے لحاظ سے ہی ایک معروف درسگاہ تھی۔ بلکہ طلباء کی اخلاقی و روحانی بہتری اور دینی و مذہبی طرز معاشرت کے لئے بھی قابل رشک تربیت گاہ تھی۔ گذشتہ فسادات اور ہجرت کی وجہ سے کالج اپنا بیش قیمت سازو سامان اور علوم طبیعات و کیمیا کی بے مثال لیبارٹریز مشرقی پنجاب کی حکومت کے ایماء اور مقامی پولیس اور فوج کی زبردستی کی وجہ سے بجنسہ چھوڑ کر لاہور منتقل کر لیا گیا تھا۔ اور ایک عرصہ تک ایک غیر معروف اور معمولی سی بلڈنگ میں دوبارہ جاری کر دیا گیا تھا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے عزم راسخ اور غیر معمولی اولو العزمی کے نتیجہ میں باوجود نامساعد حالات اور مالی مشکلات کے کالج باحسن طریق پر اپنا تعلیمی پروگرام پورا کرتا رہا۔۔ ۲۰ اپریل ۱۹۴۸ء کو تقریب چار پانچ ماہ کی مسلسل کوشش اور تگ و دو کے بعد لاہور کے مشہور ڈی۔ اے کالج کی عمارت تعلیم الاسلام کالج کو الاٹ کر دی گئی۔ قبضہ لینے پر معلوم ہوا کہ یہ مقام غیر مسلم پناہ گزینوں کا کیمپ ہونے کی وجہ سے سوائے ملبہ و گند کے مجموعہ کے کچھ نہ رہا تھا۔ غیر مسلموں کی اخلاقی پستی اور تمدنی گراوٹ کے ہاتھوں کالج کی لائبریری۔ لیبارٹریز فرنیچر۔ بلکہ کھڑکیاں و دروازے۔ بجلی و پانی کی فٹنگ وغیرہ تہس نہس کر دی گئی۔ بڑے بڑے کمرے اور تھیٹر ایک غار کا سا منظر پیش کر رہے تھے۔ بنچ۔ کرسیاں میزیں۔ سب ایندھن کی صورت میں بکھری پڑی تھیں اور ہر قسم کا سامان اور کتابیں وغیرہ غائب تھیں۔ معلوم ہوتا ہے مشرقی پنجاب میں بھجوا دی گئی تھیں۔ یا ان کو جلا کر راکھ کر دیا گیا تھا۔ بہرحال اس درسگاہ کو جاری رکھنے کے مصمم ارادہ نے منتظمین اور مربیان کے حوصلہ کو بلند رکھا۔ اور اب انشاء اللہ تعالیٰ یہ درسگاہ نہ صرف دینی روایات کو ہی برقرار رکھے گی۔ بلکہ پاکستان کے دیگر تعلیمی اداروں کے شانہ بشانہ خاطر خواہ ترقی کریگی۔ تعلیم الاسلام کالج کا ۱۹۴۴ء سے ہی پنجاب یونیورسٹی سے الحاق ہے۔ فی الحال بی اے، بی ایس سی (نان میڈیکل) کے تمام علوم مروجہ پڑھائے جاتے ہیں اور امسال ایم۔ اے کلاسز جاری کرنے کی بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ قابل اور محنتی سٹاف طلباء کی تعلیمی و تربیتی ترقی کے لئے ہمہ تن کوشاں ہے۔ کالج کا مفصل ہوسٹل بھی عمارت کے اندر موجود ہے۔ جہاں طلباء کو موجودہ زمانہ کے زہریلے ماحول کے بد اثرات سے الگ تھلگ رکھا جاتا ہے۔ اور ان میں اسلامی طرز تمدن و معاشرت کی ترویج و تحریص کا پورا پورا اہتمام کیا جاتا ہے حتی الوسع پابندی نماز و روزہ اور سادہ زندگی پر زور دیا جاتا ہے۔ کالج کے اخراجات لاہور جیسے گراں شہر کے لحاظ سے دیگر تمام کالجوں سے بہرحال کم ہیں۔ طلباء کی ذاتی ضروریات اور تعلیمی مطالبات کا خاص طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ باوجود نئے ماحول اور متعدد کالجوں کی موجودگی کے۔ تعلیم الاسلام کالج نے تھوڑے سے ہی عرصہ میں ایک امتیازی حیثیت پیدا کر لی ہے کھیلوں اور تعلیمی مقابلوں میں ایک جداگانہ شان محسوس کر رہا ہے۔ اور امید ہے کہ رفتار زمانہ کے ساتھ ساتھ وہ ایک قابل رشک اور باعث تقلید ادارہ بن جائے گا۔ احمدی احباب کی توجہ کے لئے عرض ہے۔ کہ وہ اپنے بچوں کو جنہوں نے امسال میٹرک۔ ایف۔ اے۔ ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے۔ کی نتیجہ نکلنے پر صرف اپنے قومی کالج تعلیم الاسلام میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔ نیز ایسے طلباء جو گذشتہ ابتر حالات کی وجہ سے کسی اور کالج میں داخل ہو گئے تھے یا اپنی تعلیم کو جاری نہیں رکھ سکے۔ اپنے قومی کالج میں آجائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سہولت کی کوشش کی جائیگی یہاں وہ نہ صرف دنیاوی مروجہ علم سے ہی متمتع ہوں گے۔ بلکہ اسلامی و روحانی تربیت سے بھی بہرہ ور ہوں گے۔ نیز دیگر اپنے واقفکار غیر احمدی طلباء کو بھی اس ادارہ میں بھجوانے کی کوشش فرمادیں مزید تفصیلات اور اخراجات وغیرہ کے لئے کالج کا پراسپیکٹس حاصل فرمائیں۔ اور کالج میں جلد سے جلد داخل ہو کر دینی اور دنیاوی نعمتوں سے مالا مال ہو جائیں

(جمشید ہاشمی بی۔ اے)

خلیفہ وقت کی آواز اور علماء کا فرض

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ

"جب تک علماء جو خلیفہ کے بازو اور زبان ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ پورا پورا تعاون نہ کریں۔ ان کا فرض ادا نہیں ہوتا۔ علماء سے میری مراد صرف مبلغ ہی نہیں۔ بلکہ وہ طبقہ بھی علماء میں شامل ہے جو بات کو سمجھ سکتا اور یاد رکھ سکتا ہے۔ ہر مومن جو دین کا درد اور سلسلہ سے اخلاص رکھتا ہے اس کا فرض ہے کہ خلیفہ کے ساتھ دن رات تعاون کر کے اس کام میں لگ جائے (۔۔ علماء) کا فرض ہے کہ جب خلیفہ جماعت کی اصلاح کے لئے جو کچھ کہے تو اسے لیں اور افراد جماعت کے سامنے اسے دہرائیں اور دہرائیں اور دہرائیں۔ حتیٰ کہ کند ذہن سے کند ذہن آدمی بھی سمجھ جائے اور دین پر صحیح طور پر چلنے کے لئے رستہ پالے۔" (الفضل ۱۷ جولائی ۳۷ء)

وصیت کی تحریک کرتے ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا

"پس جو شخص ساڑھے سولہ فیصدی بھی (اپنی آمد کا) نہیں دے سکتا۔ میں سمجھتا ہوں۔ اس کے لئے کم از کم اس قدر ایمان کا مظاہرہ کرنا ضروری ہے۔ کہ وہ وصیت کرے۔ اور کوشش کرے کہ ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔"

حضور کے ان ارشادات کے مطابق ہر احمدی کو خود بھی وصیت کرنی چاہیئے اور پھر کوشش کرنی چاہیئے کہ ہر احمدی وصیت کر دے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ)

غیر مسلموں کو امداد دینے والے احمدی توجہ کریں

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رتن باغ لاہور)

جن احمدی بھائیوں نے گذشتہ فسادات کے ایام میں یا ان کے قریب اپنے علاقہ کے بعض مظلوم غیر مسلموں کی امداد کی ہو۔ اور ان کی جان اور مال کی حفاظت میں حصہ لیا ہو۔ وہ واقعہ کی مفصل رپورٹ لکھ کر میرے نام بھجوا دیں۔ تاکہ یہ ریکارڈ مکمل کیا جا سکے۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ ہدایت تھی کہ اسلامی تعلیم کے ماتحت جو شخص بھی مظلوم ہو۔ خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ہو۔ اس کی امداد کرنی چاہیئے۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ بہت سے دوستوں نے اپنے آپ کو خطرہ میں ڈال کر بھی اس اسلامی تعلیم کو پورا کیا ہے۔ مگر ضرورت ہے کہ یہ ریکارڈ مکمل طور پر ضبط میں آجائے تاکہ ہم غیر اسلامی دنیا کو بتا سکیں کہ جہاں مشرقی پنجاب اور دہلی وغیرہ میں مسلمانوں پر یہ مظالم ڈھائے گئے ہیں۔ وہاں اسکے مقابل پر مسلمان غیر مسلموں کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ اگر کسی دوست کو یہ خیال ہو کہ وہ اس سے پہلے اطلاع دے چکے ہیں۔ تو پھر بھی وہ احتیاطاً دوبارہ لکھ دیں اور جہاں تک ممکن ہو۔ واقعہ کی پوری پوری تفصیل درج کریں۔ یعنی اپنا نام اور پتہ۔ مظلوم غیر مسلم کا نام اور پتہ۔ تاریخ جائے وقوع اور واقعہ کی تفصیل وغیرہ جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان یہ ہدایات اپنے اپنے حلقہ میں پہنچا دیں۔

رپورٹ جلسہ سیرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۴۸ء بروز بدھ بعد نماز مغرب حضرت مسیح موعود علیہ السلام صاحب کی یوم وصال کی یاد میں انجمن احمدیہ موگرہ مشرقی پاکستان کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب خانصاحب مولوی مبارک علی صاحب سابق مبلغ جرمنی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد عزیز میاں محمد عمر صاحب نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ سے حضرت اقدس کے اخلاق فاضلہ کے متعلق چند دلکش واقعات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد ایک نو احمدی سید عبدالستار شاہ صاحب نے ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے آپ کی پاکیزہ نصائح سے حاضرین کو محظوظ کیا۔ ازاں بعد مکرم مولوی سید اعجاز احمد صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ نے سیرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک دلچسپ تقریر فرمائی اور آپ کی پاکیزہ زندگی کے مختلف پہلوؤں اور آپ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ نیز مخالفین کے بعض بیہودہ اعتراضات کے بھی دندان شکن جواب دیئے۔ یہ تقریر ۱ گھنٹہ تک جاری رہی۔

آخر میں صاحب صدر کے مختصر نصائح اور دعا کے بعد گیارہ بجے شب جلسہ برخاست ہوا۔ اس مجلس میں بعض احمدی نوجوانوں نے اشتیاق کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب مطالعہ کرنے کا عزم کیا۔ اور امتحان کے لئے کشتی نوح کا درس مقرر کیا گیا جس کا امتحان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۴۸ء کو ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نوجوانوں کے دلوں میں سلسلہ اور احمدیت کی محبت پیدا کرے اور جماعت کے لئے آئندہ بہترین وجود ثابت ہوں۔ آمین

سیکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ موگرہ مشرقی پاکستان

درخواست دُعا

محمد شفیع صاحب عابد درویش کے متعلق قادیان سے خبر آئی ہے کہ وہ بیمار ہیں۔ ان کا ایک ہی لڑکا تھا۔ جو چند روز ہوئے کہ ان کی عدم موجودگی میں وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی اہلیہ بھی بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں۔ کہ مولا کریم عزیزہ موصوف کو صبر جمیل کی توفیق دے اور ان کو اور ان کی اہلیہ کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین خاکسار محمد سعید اللہ منہاس کارکن نظارت علیا جودھامل بلڈنگ لاہور

اعلان:- نوجوان احمدیت احمدیہ جماعت انجینئرنگ سکول رسول کا امتحان ۲۴ جون کو شروع ہو رہا ہے اس لئے سب اصحاب اور خاص طور پر درویش دارالامان کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ درد دل سے دعا فرمائیں۔ (منور الدین احمد)

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰ اپریل سنہ ... تک کے لئے عہدہ دار منظور کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جماعت کے عہدہ داروں کا نام اس فہرست میں نہیں۔ تو وہ اس اعلان کی دوسری قسط کا انتظار کریں بشرطیکہ عہدہ داروں کا انتخاب ہو کر ان کی طرف سے فہرست آچکی ہو۔ جماعتوں کو یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کہ نظارت علیا کی طرف سے صرف پریذیڈنٹوں۔ سیکرٹریوں اور امین۔ محاسب اور آڈیٹر کی منظوری دی جاتی ہے ان کے علاوہ باقی عہدہ داروں کی منظوری ان کو براہ راست متعلقہ دفاتر سے حاصل کرنی چاہیئے مثلاً محصلین کی بیت المال سے۔ امام الصلوٰۃ کی تعلیم و تربیت سے۔ قاضی کی ناظم صاحب قضاء سے۔

سیکرٹریوں کے نائب جماعت خود مقرر کر سکتی ہے مرکز سے منظوری حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف اطلاع دے دینا کافی ہے۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

سیریل نمبر	نام جماعت	عہدہ	نام عہدہ	کیفیت
	منڈی بہاؤالدین	سیکرٹری مال سیکرٹری تعلیم و تربیت سیکرٹری وصایا و زکوٰۃ سیکرٹری تبلیغ	شیخ نذر حسین صاحب وکیل ملک فتح محمد صاحب مہاجر ماسٹر شیر علی صاحب قاضی عبد الحمید صاحب	
	چک ۹۶/۱۲.۴	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال سیکرٹری تبلیغ	چوہدری فتح محمد صاحب ہیڈ ماسٹر چوہدری عبد الرحمن صاحب عزیز چوہدری جان محمد صاحب نمبردار	
	رینالہ خورد	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	ماسٹر احمد حسین صاحب ایم۔ اے مسٹر ظہور الحق صاحب محکمہ بجلی	
	سانگلہ ہل	پریذیڈنٹ سیکرٹری تبلیغ سیکرٹری مال	چوہدری منظور حسین صاحب مولوی عصمت اللہ صاحب بہلولپوری چوہدری بقاء اللہ صاحب آف دھنگل	
	دھاروالی چک ۳۳	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال سیکرٹری تبلیغ سیکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری غلام فرید صاحب " نواب دین صاحب " شاہ محمد صاحب نمبردار " بشیر احمد صاحب	
	گولیکی گجرات	وائس پریذیڈنٹ	پیر شیر عالم صاحب بی۔ اے بی ٹی	
	شیخوپورہ	پریذیڈنٹ سیکرٹری تعلیم و تربیت	چوہدری انور حسین صاحب وکیل مرزا غلام نبی صاحب	
	چک ۹۵ گ ب ضلع لائلپور	پریذیڈنٹ	چوہدری محمد الدین صاحب نمبردار	
	بمبئی	سیکرٹری مال سیکرٹری تبلیغ سیکرٹری امور عامہ جنرل سیکرٹری سیکرٹری تعلیم و تربیت آڈیٹر	مولوی ظفر الاسلام صاحب ڈاکٹر عطاء الدین صاحب شیخ یوسف علی صاحب عرفانی " " محمد ظفر الاسلام صاحب عبد الکریم صاحب مالاباری	
	فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ	پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ سیکرٹری تبلیغ سیکرٹری مال	چوہدری محمد شریف صاحب چوہدری رحمت علی صاحب چوہدری نذیر احمد صاحب	
	چک ۴۴ گ ب لائلپور	پریذیڈنٹ سیکرٹری	علی اصغر صاحب جمال الدین صاحب	

گورنمنٹ سکول آف انجینئرنگ رسول

جیسا کہ اخبارات میں آچکا ہے امسال امتحان مقابلہ برائے داخلہ سکول ہذا ستمبر میں ہوگا درخواستیں و فیس داخلہ یکم جولائی تک پرنسپل کو پہنچ جانی چاہئیں فارم ہائے درخواست پراسپکٹس میں لگی ہوتی ہیں۔ سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور سے سوا دو روپے سات آنے کا منی آرڈر بھیجنے پر مل سکتا ہے امتحان صرف ۳ مضامین کا ہوگا حساب اور ڈرائنگ جس کی تفصیل پراسپکٹس میں لکھی ہے جو لڑکے یہ سمجھتے ہیں کہ امتحان سخت ہوتا ہے وہ غلطی پر ہیں امتحان آسان ہوتا ہے مگر تیاری بہرحال ضروری ہے دوست کثرت سے شامل ہوں عمر یکم جنوری ۱۹۴۹ء کو ۱۷ اور ۲۱ سال کے درمیان ہونی ضروری ہے فیس کے اخراجات ۳۰/- ہوجاتے ہیں کورس دو سال (دبیر احمد)

بقیہ صفحہ ۲

کہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سننے والے آئین ساز اسمبلیوں کے ممبران نہیں یا مچھلی پکڑنے والے مچھیرے وہ یہ تخصیص نہیں کرتے کہ خدا کی بادشاہت کا کام ارباب حکومت سے ہی شروع کیا جائے۔ بلکہ عموماً یہی ہوا ہے کہ خدا کی بادشاہت کا کام غلاموں اور ادنیٰ پیشہ ور لوگوں سے شروع ہوا۔

اسلئے ہمیں یقین ہے کہ پاکستان کے موجودہ ماحول کے باوجود جو لوگ حکومت پہ پہلے ہاتھ مارنا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے قانون کو ایوان حکومت سے نافذ کرانا چاہتے ہیں وہ انبیاء علیہم السلام کی سُنت کے عین متضاد جا رہے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ اصل جہاد سے منہ موڑ کر ایک مقدس نعرہ کی آڑ لے رہے ہیں۔

حکومت آزاد کشمیر کے زعما کی لاہور میں تشریف آوری

راولپنڈی ۲۵ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ قائد کشمیر چودھری غلام عباس صدر جموں و کشمیر مسلم کانفرنس سردار ابراہیم صدر جمہوریہ آزاد کشمیر اور سید نذیر حسین وزیر مال آج لاہور پہنچ گئے ہیں مغربی پنجاب میں کل سے جو آزاد کشمیر و فلسطین ہفتہ منایا جائے گا اس میں وہ شرکت کریں گے۔ اور مغربی پنجاب کے بڑے بڑے شہروں کا دورہ کریں گے۔

مشرقی بنگال میں غریبوں کی امداد

ڈھاکہ ۲۵ جون مشرقی بنگال کی حکومت نے مزید تدابیر اختیار کی ہیں کہ غریب آدمی مناسب قیمت پر چاول خرید سکیں جن اضلاع میں چاول کی قیمت ۲۲/۸/۰ فی من سے زیادہ ہو گئی تھی وہاں راشن بندی میں ترمیم کر دی گئی ہے اس ترمیم کی بنا پر جو لوگ معین شرحوں پر چاول نہیں خرید سکتے وہ فی ہفتہ ۲ سیر چاول فی کس یا اتنے دھان حاصل کر سکینگے جن سے دو سیر چاول نکل سکیں۔

مشرقی بنگال کے متعلق غذائی کانفرنس

کراچی ۲۵ جون آنریبل مسٹر عبدالستار پیرزادہ کی زیر صدارت ایک غذائی کانفرنس میں آنریبل مسٹر نورالدین۔ سر ہیراڈ شو برٹ۔ مسٹر ایم۔ ایس ایم الحق۔ مسٹر اعجاز۔ مسٹر ڈی۔ ایم خاں اور وزارت غذا کے دیگر افسر شریک ہوئے مشرقی بنگال کی غذائی صورتحال پر بحث ہوئی۔

شام کیلئے ۵ جنگی ہوائی جہاز

بیروت ۲۵ جون نیو یارک کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ وہاں کے شامی اور لبنانی باشندوں نے بہت کثیر رقم جمع کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے وہ جنگی مساعی کے سلسلے میں شام اور لبنان کی حکومتوں کے لئے ۵۰ جنگی ہوائی جہاز خرید کر روانہ کریں گے۔

مصر کو روئی کی فروخت سے منافع

اسکندریہ ۲۵ جون اطلاع ملی ہے کہ اس موسم میں حکومت مصر نے روئی کی فروخت سے ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ کا منافع کمایا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ روسی حکومت موجودہ قیمت پر مصری روئی خریدنے پر تیار ہو گئی ہے اور مصری روئی کی بارہ ہزار گانٹھوں کو روسی عمارتی لکڑی اور تمباکو سے تبدیل کرنے کے سوال پر غور کیا جا رہا ہے۔

مونٹ بیٹن کی اٹیلی سے ملاقات

لندن ۲۵ جون لارڈ مونٹ بیٹن آج وزیر اعظم کلیمنٹ اٹیلی کے دولتکدہ ۱۰۔ ڈاؤننگ سٹریٹ پر حاضر ہوئے محکمہ تعلقات دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر نوئل بیکر بھی ان کے ہمراہ تھے۔

افغانستان پٹھانستان کے متعلق اپنے نظریات پر بدستور قائم ہے

سردار شاہ ولی کے بیان کی تردید

پشاور ۲۵ جون۔ افغانستان کے سرکاری جریدہ "الاصلاح" نے ایک مقالہ کے ذریعہ افغانی سفیر مقیم پاکستان سردار شاہ ولی خاں کی کراچی والی اس تقریر کی تردید کی ہے جس میں آپ نے کہا تھا کہ افغانستان پاکستان کے خلاف سرحدی علاقوں کا دعویٰ نہیں رکھتا۔ اور اگر کوئی دعوےٰ تھا تو وہ اس سے پاکستان کے حق میں دستبردار ہو گیا ہے اس تقریر کی تردید کرتے ہوئے الاصلاح نے لکھا ہے کہ سردار شاہ ولی کی تقریر صحیح طریق پر شائع نہیں کی گئی ہے افغانستان نے صوبہ سرحد کے متعلق کسی قسم کا دعوےٰ نہیں کیا تھا جسے اب واپس لینے کی ضرورت محسوس ہوتی درحقیقت ڈیونڈر لائن کے دوسری طرف رہنے والے افغانوں کے بارے میں حکومت افغانستان کے نظریات وہی ہیں جو پہلے تھے اور جن کا اعلان بارہا ذمہ دار افغانی حکام و پریس کی طرف سے کیا جا چکا ہے اور جو توضیح حکومت پاکستان کے سرکاری حلقوں میں بھی کی جا چکی ہے حکومت افغانستان کے سابقہ نظریات میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی ہے

پاکستان کے بقا کیلئے کشمیر کا حصول نہایت ضروری ہے

لاہور ۲۵ جون۔ پبلسٹی بیورو آزاد کشمیر گورنمنٹ لاہور نے حسب ذیل پریس نوٹ جاری کیا ہے:۔

آفتاب احمد صاحب قریشی جنرل سیکرٹری پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن نے طلبائے پنجاب کی گذشتہ ملی و قومی سرگرمیوں کو سراہتے ہوئے ان سے اپیل کی کہ وہ ہفتہ فلسطین و کشمیر کو کامیاب بنانے میں پوری پوری امداد کریں۔ اور اس کے لئے شایان شان مستعدی و ہمت دکھلائیں۔

قریشی صاحب اپنے بیان میں فرماتے ہیں کہ بیت المقدس مسلمانوں کا قبلۂ اول ہے اور فلسطین کا ملک ہمارے جلیل القدر انبیاء کا مسکن و مدفن ہے اس لئے ہمارے جو جذبات اس پاک سرزمین سے وابستہ ہیں۔ وہ پوشیدہ نہیں علاوہ ازیں یہ مقدس سرزمین ہمارے مقامات مقدسہ مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے بالکل قرب میں ہے اور وہاں پر یہودیوں اور مغربی استعمار پسندوں کا غلبہ نہ صرف ممالک عرب کی آزادی بلکہ ان ہر دو مقدس مقامات کی تقدیس کو بھی خطرہ میں ڈالنے کا باعث ہے اسلئے ہمارا فرض اولین ہے کہ ہم مجاہدین فلسطین کی ہر ممکن امداد کریں۔ کشمیر کا مسئلہ بھی کم اہم نہیں۔ بانی پاکستان اگر جسم ہے تو کشمیر اس کی جان ہے اگر روح ہی نہ رہے تو جسم بیکار ہو جاتا ہے اسلئے پاکستان کے بقا کے لئے کشمیر کا حصول از حد ضروری ہے۔ پنجاب کے طلبا نے ہمیشہ ملی و قومی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے میں متوقع ہوں کہ وہ اس موقع پر بھی شایان شان مستعدی۔ ہمت اور قربانی کا ثبوت دینگے اور اس ہفتہ کو پورے طور پر کامیاب بنائینگے۔

کشمیر میں استصواب رائے کا انتظار کرنیوالے یوم حشر کا انتظار کر رہے ہیں

راولپنڈی ۲۶ جون۔ جموں و کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر چودھری غلام عباس نے ایک پریس اپیل میں کہا ہے کہ ہندو سرمایہ داری کے کاسہ سر پر آخری ضرب لگانے کا وقت آ پہنچا ہے کیونکہ وہ اسلام اخلاق اور امن عامہ کے لئے خطرے کا باعث ہے جنگ کشمیر فیصلہ کن مرحلہ پر آ پہنچی ہے کشمیر سے مسلمانوں کو ختم کرنے کیلئے دشمن ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے کیونکہ اسے رائے عامہ کے ذریعہ کامیابی کی کوئی امید نہیں ہے۔ ہندوستان نے کشمیر میں تباہی مچا رکھی ہے جس کا شکار کشمیر کا ہر مسلمان ہو رہا ہے۔ ہم جس جنگ میں مصروف ہیں اسے اسلام میں بجا طور پر "جہاد" کہتے ہیں چودھری غلام عباس اپنے بیان میں لکھتے ہیں۔ آزاد مجاہدین کو مزید اسلحہ اور سامان جنگ کی ضرورت ہے ان کو بھاری دشمن سے مقابلہ کرنا ہے بے سر و سامان لوگ ٹینکوں اور توپوں کے سامنے کھڑے ہیں۔ آؤ ہم اپنے ذرائع کو جمع کریں اور دشمن کو اسی کی تیار کی ہوئی دوا کھلائیں۔ چودھری صاحب فرماتے ہیں یاد رکھو۔ دشمن تمہاری قوم کو مٹا دینے پر تلا ہوا ہے مشرقی پنجاب الور۔ پٹیالہ نابھہ اور کپورتھلہ کے مظالم کو نہ بھولو۔ آخر میں چودھری صاحب لکھتے ہیں جو لوگ اتحادی انجمن کی زیر نگرانی استصواب رائے عامہ کا انتظار دیکھ رہے ہیں وہ یوم حشر کا انتظار کر رہے ہیں

کئی سرکاری دفتروں کو دوسرے اضلاع میں منتقل کر دیا جائے گا

لاہور ۲۵ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ مغربی پنجاب کی حکومت اس تجویز پر غور کر رہی ہے کہ بہت سے سرکاری دفتروں کو لائل پور اور دوسرے اضلاع میں منتقل کر دے کیونکہ لاہور میں آبادی بہت گنجان ہو گئی ہے اس کے علاوہ سرکاری دفتروں کیلئے جگہ بھی بہت کم ہے ایک سرکاری ترجمان نے بیان دیتے ہوئے*

* فرمایا کہ حکومت مغربی پنجاب اس تجویز پر اس لئے غور کر رہی ہے کیونکہ لاہور کی آبادی چھ لاکھ سے بڑھ کر ۱۷ لاکھ کے لگ بھگ ہو گئی ہے اسکے علاوہ مکانات ملنے میں بھی بہت ہی دقت ہو رہی ہے

حیدر آباد کے سرحدی اضلاع میں سیفٹی ایکٹ نافذ کر دیا گیا

ناگپور ۲۵ جون۔ سرکاری طور پر اس امر کا اعلان کیا گیا ہے کہ سی۔ پی اور برار کے پانچوں اضلاع میں جو سرحدات حیدر آباد پر واقع ہیں۔ پبلک سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۵ (ب) کو فوراً نافذ العمل قرار دے دیا گیا ہے اس ایکٹ کے ماتحت جس شخص کو چاہے گرفتار کر لیا جائے گا۔ اور جتنا عرصہ حکومت چاہیگی جیل میں رکھ سکے گی اس کیلئے عدالت میں پیش کرنا ضروری نہیں ہو گا۔

صوبہ مدراس میں مسلمانوں کی گرفتاریاں

گنتور ۲۵ جون کل یہاں پبلک سیفٹی آرڈیننس کے ماتحت چودہ مقامی مسلمانوں کو گرفتار کر لیا گیا پولیس نے مسلم آبادی کے متعدد مکانات کی تلاشیاں لیں۔

مشرقی پنجاب کی ریاستوں کے حکام عدم تعاون کر رہے ہیں

لاہور ۲۵ جون۔ پاکستان کی وزارت مہاجرین مشرقی پنجاب کی ریاستوں کے حکام کے عدم تعاون کے رویہ اور بین المستعمراتی معاہدے کی خلاف ورزی کے پیش نظر اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ اپنے رابطہ کے افسروں کو واپس بلا لے۔

پاکستان کا لیزان آفیسر

کراچی ۲۵ جون معلوم ہوا ہے کہ مسٹر ایم ایوب کو حکومت پاکستان نے لیزان افسر مقرر کیا ہے جو کشمیر کمیشن کے ساتھ مل کر کام کرینگے کشمیر کمیشن اگلے ماہ کے پہلے ہفتہ میں کراچی پہنچ جائے گا آپ کا کام یہ ہو گا کہ آپ کشمیر کمیشن کے سامنے اپنی حکومت کا نظریہ پیش کریں اور اگر کمیشن نے کہا تو اجلاس میں شرکت کریں۔

برمی اشتراکیوں کی نئی سرگرمیاں

رنگون ۲۵ جون کرین باشندوں میں برما کی صورت حال کے لئے ایک نیا خطرہ پیدا ہو گیا ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اشتراکی قبائلیوں کو سمجھا رہے ہیں کہ ان کا ایک الگ حکومت قائم کرنے کا مقصد اس صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ وہ اپنے "اشتراکی بھائیوں" کی مدد کریں۔ رنگون میں اس تحریک کو اس قدر خطرناک تصور کیا جا رہا ہے کہ برمی وزیر اعظم تھاکن نو خود اشتراکی پروپیگنڈہ کو باطل کرنے کے لئے اس علاقہ میں جانے کی تجویز کر رہے ہیں۔